نفح الورد فی
شرح البردہ

قصیدہ بُردہ شریف

از تاجُ الادبا حضرتِ شیخ امام محمد شرف الدین البُوصیریُ الدلاصی رحمۃ اللہ علیہ

فارسی ترجمہ
از
حضرت مُلّا محمد عبدالرحمن جامی
رحمۃ اللہ علیہ

اپنے پیر اپنے مرشد اپنے گرو
امام المشائخ حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی کی
رُوحِ مبارک کی نذر

اُردو ترجمہ
از
محمد فیاض الدین نظامی
بہزادِ دکن

پیش لفظ

از برادرم خواجہ حسن ثانی نظامی

انسان مٹی کا ایک پتلا اور خاک کا ایک تودہ ہے جس کو ازل کے دن گمنامی کے پردہ سے رُوح کی چنگاری نے جگایا۔ یہ چنگاری بھی نہیں معلوم کب تک کثافت کے ڈھیر میں چھپی رہتی اور انسان پر ظلمتوں کے پردے پڑے رہتے اگر ایک غیر معین نُور ساری فضا کو روشن نہ کر دیتا اور کچھ ایسے لوگ نہ آتے جنہوں نے کثافتوں کو ہٹا کر ازلی شرارے کو شعلۂ جوالہ بنا دیا۔

حضور محمد (ان پر ہماری روحیں فدا ہو جائیں) صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دلوں کے چراغ جلائے اور ان میں ایسا سوز پیدا کیا جس کو ہم فخر کے ساتھ اپنے مالک کے قدموں میں پیش کر سکیں گے۔ جب ہم اپنے آقا اور اپنے پیشوا کے احسانات کا تصور کرتے ہیں تو جذبات کے جوش میں ہماری زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں اور ہماری روحیں عقیدت کے گیت گاتی ہیں۔ کسی نے کہا تھا:۔

گرو گوبند دونوں کھڑے کا کے لاگوں پائے
بلی ہاری گرو آپ نے جانے گوبند دیو بتائے

"میرے سامنے خدا اور گرو دونوں موجود ہیں۔ ان دونوں میں سے کس کے پاؤں پڑوں؟ مجھے تو اپنے گرو پر سے واری جانا چاہئے جنہوں نے مجھے گوبند کا پتہ بتا دیا۔"
ہر مسلمان کو اپنے آقا محمد سے محبت ہے لیکن برادر محترم فیاض الدین صاحب بہزاد دکن

نظامی کا شمار عاشقوں میں ہے۔ اُن کی روح اپنے مرشد اعظم پر سے دیوانہ وار نثار ہونا چاہتی ہے۔ کیوں کہ انہوں نے ہمیں اللہ کا پتہ بتایا تھا۔ اور کس انداز سے بتایا تھا اسے سب جانتے ہیں۔ اللہ سے محمد کے برابر کسی نے محبت نہ کی ہوگی۔ اور کسی پیغمبر کی امت کو اپنے نبی سے ایسا عشق نہ ہوا ہوگا جیسا محمدؐ سے محمد والوں کو ہے۔ بیشمار زبانوں کے نظم و نثر جمالِ محمدیؐ کے ممنونِ احسان ہیں جس کی بدولت ان کو ادبی دولتوں سے مالا مال کیا گیا۔ قصیدۂ بردہ شریف بھی انہی کی شانِ مقدس میں ہے جن کا خود خدا شیدا ہے یہ قصیدہ عوام و خواص میں بیحد مقبول ہے اور ایک بڑے بزرگ حضرت امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے۔ اس کی خوبی اور مقبولیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اس کے مصنف نے خواب میں حضور اقدسؐ کو یہ قصیدہ سنایا اور آنحضرت صلعم نے اُسے پسند فرمایا۔ "وہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہئے"۔ قصیدۂ بردہ شریف عربی میں ہے۔ مُلا جامی رحمۃ اللہ نے اس کا ترجمہ فارسی میں کیا تھا۔ اور اب اُن کے فارسی ترجمہ کے ساتھ بہزادِ دکن نظامی کا اُردو ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ بہزاد دکن نظامی کا سب سے بڑا تعارف تو یہ ہے کہ وہ عاشقِ رسولؐ ہیں۔ دوسرا تعارف یہ کہ اُن کا عشق حضرت موسیٰ کے زمانے کے چرواہے کا عشق نہیں ہے وہ آرٹسٹ ہیں، ہندوستان کے مایۂ ناز آرکیٹکٹ اور ٹاؤن پلانر۔ جن کے جذبات ندرتوں کی نمایش موئے قلم کی گردش سے مسلسل ہوتی رہتی ہے۔ لیکن یہاں آ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عاشق آرٹسٹ ہو یا چرواہا، جب وہ عشق کی وادی میں قدم رکھتا ہے تو قاعدے قانون کی کتاب بند ہو جاتی ہے۔ موئے قلم اپنی مرضی کا تابع نہیں رہتا اور چاک دامانی میں سب برابر ہو جاتے ہیں! اللہ تعالیٰ سب کو بہزادِ دکن کا سا عشق عطا فرمائے۔ آمین (حسن ثانی نظامی)

حجرۂ قدیم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

الحمدللہ کہ اللہ پاک نے میری دیرینہ دلی تمنا کو پورا کیا اور اس مبارک قصیدہ کا منظوم ترجمہ مکمل ہوا۔ نہ میں شاعر ہوں نہ زبانِ عربی کا ماہر البتہ نعتوں سے والہانہ عقیدت اور رسول کریمؐ کے اس پسندیدہ قصیدہ کی محبت نے بطفیل غلام غلامانِ آلِ محمدؐ یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔

عربی ادب کی حیثیت سے یہ قصیدہ فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہے جس کا سمجھنا ہرکس و ناکس کے لئے قدرے دشوار ہے۔ اسی لئے میں نے اکثر دوست احباب کی خواہش پر مولانا جامیؒ علیہ الرحمۃ کی تقلید میں مصنف کے مضامین اور خیالات کو اسی قافیہ میں اور حتی الوسع اسی ترتیب کے ساتھ زبانِ اُردو میں منتقل کرنے کی کاوشش کی ہے تاکہ عوام اس سے استفادہ کر سکیں اور عربی مولود شریف کے ساتھ اس کا اُردو ترجمہ بھی اسی طرز میں پڑھا جائے تاکہ ہر شخص بہ آسانی اس قصیدہ شریف کے معانی اور مطالب کو سمجھ سکے اور اس نعتِ عظمیٰ سے مستفید اور لطف اندوز ہو۔ میرے اُردو ترجمہ کے ساتھ عاشقِ رسول اکرمؐ حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن جامیؒ علیہ الرحمۃ کا ترجمہ بھی بطور تبرک شریک کردیا گیا ہے تاکہ وہ بھی جو فی زمانہ مفقود ہوتا جا رہا ہے محفوظ ہو جائے اور قارئین کو عربی کے ساتھ فارسی اور اُردو دونوں زبانوں میں لطف اٹھانے کا موقع ملے۔

مجھے یقینِ کامل ہے کہ یہ ہدیۂ تبریک ہندوستان، پاکستان اور ایران کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک میں مقبول خاص و عام ہوگا۔

عربی قصیدوں کی خصوصیت ہے کہ ان کی ابتدا عشقیہ مضامین سے ہوتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ اصل مضمون کی طرف گریز کرتی ہے جس میں عموماً عاشق اپنے ہجر کی داستان کو بیان کرتا ہے اس کا دل و دماغ محبوب کے تصور میں اس کی بستی اور بارگاہ کے ارد گرد گھومتا رہتا ہے کہ میرا معشوق اسی مقام پر رہتا بستا ہوگا۔ یہیں اس کا رین بسیرا ہوگا۔ وہ یہاں کی گلی کوچوں میں چلتا پھرتا ہوگا۔ اپنا بچپن اور جوانی یہیں گزاری ہوگی۔ بقولِ حضرت جگرؔ مرادآبادی :۔

وہ کب کے آئے بھی اور گئے بھی نظر میں اب تک سما رہے ہیں
یہ چل رہے ہیں وہ پھر رہے ہیں یہ آ رہے ہیں وہ جا رہے ہیں

وہاں کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے ایک حسین منظر پیش کرتا ہے، وہاں کی خاک اس کیلئے صندلِ دردِ سر اور سرمۂ بینائی کا کام دیتی ہے۔ وہ اسی کشمکش میں آہیں بھرتا اور گریہ و زاری کرتا ہے اور اپنے حسین مرض کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر اس کے دوست احباب تاڑ جاتے ہیں کہ یہ مریضِ عشق ہے وہ ہر طرح اس کو سمجھاتے اور دلاسا دیتے ہیں جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آخرش وہ ان سب نصیحتوں کی بجائے ان سے التجا کرتا ہے کہ وہ بعجز و احترام اس کا سلام شوق اور اسکی بےبسی اور دردِ دل کا حال محبوب تک پہنچا دیں بقولِ حضرت جامیؒ علیہ الرحمۃ :۔

زخستہ عاجز و مسکین و ناتواں جامیؔ ؎ رساں بہ حضرت او اے خدا سلام علیک

اسی طرح اس قصیدہ کے مصنف علیہ الرحمۃ اپنے محبوب کا اور محبت کا اظہار کئے بغیر اپنے عالمِ خیال اور دیوانگی میں "مدینۂ منورہ" کے اطراف و اکناف کی پہاڑیوں اور کھنڈروں کوہِ اظم اور موضعِ ذی سلم میں گھومتے رہتے ہیں۔ اندھیری رات میں بجلی کی چمک کے سہارے ان کو دیارِ حبیبؐ کے آثار نظر آجاتے ہیں اور وہ بے تاب ہوجاتے ہیں۔ اب وہ اپنے معشوق کی یاد میں جو دونوں جہاں کا محبوب ہے اپنے آپ کو نہایت حقیر سمجھ کر اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہیں اور اس کو تزکیۂ نفس اور آخرت کے لئے کارِ خیر اور عبادتِ الٰہی کی دعوت دیتے ہیں تاکہ سردارِ دو عالمؐ کی سچی محبت کرنے کا حوصلہ پیدا کرے اس لئے کہ ان کو اس پاک نبی علیہ السلام کی ریاضت اور عبادت کا خیال آجاتا ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے اس ذاتِ اقدس کا جن کی محبت کا دم بھرتا ہوں ان کے راست طریقہ کو فراموش کرکے بڑا ظلم کیا ہے۔ جو تمام رات یادِ الٰہی میں مشغول رہتے حتیٰ کہ پائے مبارک ورم کرجاتے اور فاقوں کے سبب سردارِ دوجہاں اپنے شکمِ مبارک پر پتھر باندھ لیتے ہیں۔

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی ۔۔۔ اَنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَهٗ وَطَوٰی ۔۔۔ تَحْتَ الْحِجَارَةِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ ۔۔۔ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَیَّمَا شَمَمِ

حالانکہ بحکمِ خدا پہاڑ سونے کے بنکر آپ پاس حاضر ہوئے کہ آپؐ کو اپنی طرف متوجہ کریں۔ لیکن آپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ اب یہاں سے مصنف کیفِ عشقِ احمدیؐ میں ڈوب کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمایل اور اخلاقِ حمیدہ کے سانچے موتی پرونے لگتے ہیں اور پھر میلادِ مبارک و معراج شریف اور معجزاتِ نبویہ کا ذکر نہایت خوبصورتی اور فصاحت سے بیان فرماتے ہیں خصوصاً قرآن کریم جو بجائے خود ایک عالی شان معجزہ ہے اس کی تعریف و توصیف کے بعد غزوات و جہاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایثار و وفا اور بہادری کے بیان کے بعد طلبِ مغفرت اور نہایت موثر مناجات اور درود و سلام پر قصیدہ کو ختم فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ قصیدہ بحرِ بسیط میں ہے۔

مجھے پہلی مرتبہ اس قصیدۂ شریف کو اپنے بچپن میں محترمی حبیب الکاف مرحوم و مغفور کی جماعت سے مولوی قاری نظام الدین صاحب کے پاس جو میرے رشتے کے دادا ہوتے تھے، سننے کا اتفاق ہوا تھا۔ حضرت حبیب الکاف مرحوم کے پڑھنے کا ایسا موثر اور خاص انداز تھا جیسے ایک عاشقِ رسولؐ ہی کا ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے مجھے اس مبارک قصیدے سے دلی محبت ہوگئی۔ اور الحمد للہ آج تک باقی ہے۔ آج کل اُن کے چھوٹے صاحبزادے مولوی حبیب جعفر صاحب بھی اپنی جماعت کے ساتھ بالکل اپنے والد ماجد ہی کے انداز میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ حیدرآباد دکن میں ان کی جماعت نہایت مقبول ہے۔ علاوہ ہندوستان کے یہ قصیدہ تمام ممالکِ اسلامیہ میں بڑے احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے پڑھنے اور حفظ کرنے کو باعثِ برکت تصور کیا جاتا ہے چونکہ اس قصیدے کے بزرگ مصنف حضرت امام ابو عبداللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد بن محسن البوصیری الدلاصی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی بارگاہ میں گزرانا تھا اور شرفِ قبولیت حاصل کی تھی اس لئے انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک یہ اسی احترام اور خلوص سے پڑھا اور سُنا جائے گا۔ اور عاشقانِ رسول اقدس اس سے اپنی رُوح کی تسکین حاصل کرتے رہیں گے۔

اس قصیدہ کے مصنف حضرت امام شرف الدین محمد البوصیریؒ ساتویں صدی ہجری (عہدِ مغولی) کے ایک نہایت مشہور بلند پایہ عرب شاعر رہ چکے ہیں آپ بمقام ابوصیر (بوصیر) بتاریخ یکم شوال ۶۰۸ھ مطابق ۷ مارچ ۱۲۱۳ء پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے آپ کو البوصیری کہا جاتا ہے۔ حضرت امام سیوطیؒ کی روایت کے مطابق آپ بمقام دِلاص پیدا ہوئے اور بدیں وجہ "الدّلاصی" بھی کہتے ہیں۔ البوصیری اور الدّلاصی کہلائے جانے کے متعلق ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ آپ کے والدین میں سے ایک کا تعلق بوصیر سے اور دوسرے کا دِلاص سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ کو البوصیری اور الدلاصی دونوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کے واقعات تاریکی میں ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت کم معلومات حاصل ہوسکیں۔ اگر آپ قصیدۂ بردہ شریف کے مصنف نہ ہوتے تو شاید بالکل گمنام ہوجاتے بہرحال بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اوائل عمر کے تقریباً دس سال بیت المقدس میں گزارے اور پھر مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ اس کے بعد تقریباً ۱۳ سال بحیثیت معلمِ قرآن کریم مکہ معظمہ میں بسر کئے۔ بعد ازاں سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں بلبیس میں مقیم ہوئے اور بالآخر حاجی خلیفہ کی روایت کے مطابق ۶۹۴ھ میں اور امام سیوطیؒ کی روایت کے مطابق ۶۹۵ھ اور مقریزی اور ابن شاکر کی روایت کے مطابق ۶۹۶ھ میں بمقام اسکندریہ آپ نے وفات پائی اور بمقام فسطاط حضرت امام شافعیؒ کے مزار کے قریب مدفون ہوئے۔ آپ فنِ خطاطی کے بڑے ماہر تھے، کتابوں کی نقل کرکے اپنی روزی پیدا کیا کرتے تھے۔ شعر و ادب میں بلند مرتبہ حاصل کیا۔ آپ کے بلند پایہ دیوان کا نام "دیوانِ بوصیری" ہے جو قاہرہ سے طبع ہوا جس میں کئی قصاید اور نظمیں شامل ہیں ان سب میں قصیدۂ حمزہ کے علاوہ زیادہ مشہور اور مقبول قصیدہ :-

اَلْکَوَاکِبُ الدُّرِیَّۃُ فِی مَدْحِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ

ہے جو قصیدہ بُردہ شریف کے نام گرامی سے موسوم و مشہور ہے جس کی متعدد شرحیں عربی، فارسی، اردو، لاطینی اور فرانسیسی زبانوں میں لکھی جاچکی ہیں جس کا لاطینی ترجمہ:-

Carmen Mysticum Borda Dictum.

ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں مرحوم مہتمم کتب خانہ آصفیہ (اسٹیٹ لائبریری) نے از راہِ مہربانی مجھے دکھایا تھا۔ یہ قصیدہ نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب ممالک میں بھی بہت مشہور ہے۔ اس قصیدہ کو میں نے ۱۹۵۶ء میں مسجد نبوی کی چھت کے گنبدوں میں نہایت خوشخط لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اس سے قصیدہ کی مقبولیت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ یہ قصیدہ اپنی ادبی لطافتوں اور نزاکتوں اور سلاست و روانی سے قطع نظر اعلیٰ خصوصیات اور بڑے ہی فیوض و برکات کا حامل ہے جن حالات میں یہ قصیدہ شریف لکھا گیا اس کی وجہ اس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ آپ مشہور صوفیٔ وقت ابو العباس احمد المرسی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور آپ ان کے درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ فنِ حدیث میں کافی عبور تھا اور زبردست ماہر سمجھے جاتے تھے۔

اس قصیدے کی وجہِ تصنیف کے متعلق خود حضرت امام بوصیریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ میرا نصف جسم بالکل بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ بہت کچھ علاج کروایا لیکن کسی علاج سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ انتہائی مایوسی کی حالت میں مَیں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلعم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے توسط سے بارگاہِ رب العزت میں صحت کے لئے دعا کروں۔ اللہ جل شانہٗ نے میرے اس ارادے کو پورا فرمایا اور میری دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ میں نے قصیدہ لکھنا شروع کیا۔ قصیدے کے ختم پر مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلعم تشریف فرما ہیں۔ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک کو میرے جسم پر پھیرا اور اپنی چادر ڈال دی۔ معاً مجھے صحت ہو گئی۔ میں نیند سے چونکا اور اپنے آپ کو کھڑے ہونے اور حرکت کرنے کے قابل پایا۔ صبح جب میں باہر نکلا تو میری ایک درویش سے ملاقات ہوئی جو میرے لئے اجنبی تھا۔ اور اس نے مجھ سے وہ قصیدہ سنانے کی خواہش کی جس میں میں نے نبی کریم صلعم کی مدح کی ہے۔ حالانکہ میرے اس قصیدہ کا ابھی کسی کو علم نہیں ہوا تھا۔ میں نے اس بزرگ درویش سے دریافت کیا کونسا مدحیہ قصیدہ سننا چاہتے ہو۔ کہنے لگا وہ قصیدہ جس کی ابتدا :-

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِىْ سَلَمٖ

سے ہوتی ہے۔ پھر وہ کہنے لگا۔ بخدا کل شب میں نے تمہیں اس قصیدے کو رسولِ انورؐ کے دربار میں پڑھتے سنا ہے۔ میں نے یہ قصیدہ اس کے حوالے کر دیا لوگوں میں اس واقعہ کا بڑا چرچا ہوا۔ حتےٰ کہ وزیرِ وقت الصاحب بہاء الدین کو بھی اس کی اطلاع ملی۔ وہ اس واقعہ سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے اس قصیدے کو نقل کروایا اور یہ عہد کیا کہ وہ ہمیشہ اس قصیدہ کو اس حالت میں سنے گا کہ وہ کھڑا ہوا ہو، پیر برہنہ ہو اور سر ڈھکا ہوا ہو۔ چنانچہ وہ اس قصیدہ کو اسی حالت میں بکثرت سنا کرتا تھا۔ وہ اور اس کا خاندان ہمیشہ اس قصیدہ کی بدولت دینی اور دنیوی فیوض و برکات سے مستفید ہوتے رہے۔

اگر اس مبارک قصیدہ کو بہ آداب و احترام تلاوت کریں تو انشاءاللہ تعالےٰ ہر شخص اس کے لاجواب فیوض و برکات سے مستفید ہوگا۔ لہٰذا باطہارت ہونا، صحتِ الفاظ و اعراب کو ملحوظ رکھنا اور معنی پر توجہ مبذول رکھنا نہایت ضروری ہے۔ قصیدہ شروع کرنے سے قبل اِن اشعار کا پڑھنا احسن ہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِى الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِى الْقِدَمٖ

مَوْلَاىَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

خصوصاً دوسری بیت کے متعلق روایت ہے کہ سرکارِ دو عالمؐ نے قصیدہ کو سننے کے بعد خود یہ بیت ارشاد فرمائی۔ اسی لئے قصیدہ کے درمیان وقفہ وقفہ سے اس کا دہرانا باعثِ برکت ہے۔ بلکہ بعض بزرگانِ کرام اور عاشقانِ رسولؐ نے تو حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے مشہور نعتیہ اشعار :- بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ .... کے ورد کی بھی سفارش کی ہے۔

سنہ ۱۹۶۰ء میں دوسری مرتبہ جب کہ میں حرمین الشریفین میں حج و زیارت کی

غرض سے حاضر ہوا تھا تو الحمد للہ مجھے بھی اپنے اُردو ترجمے کو بارگاہِ نبویؐ میں شروع سے آخر تک گزراننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خدا کرے کہ میرے اس ترجمے کو سرکارؐ کے دربار سے شرفِ قبولیت عطا ہو اور یہ بھی عربی اور فارسی کی طرح برکتوں کا حامل ہو جائے۔

مصنفِ قصیدۂ بُردہ شریف کے حالات جمع کرنے کے سلسلے میں میرے مرحوم دوست ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں سابق مہتمم کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن نے میری مدد فرمائی تھی۔ اللہ پاک انہیں جنت نصیب کرے۔ ان کے علاوہ محترمہ محمدی بیگم صاحبہ (بیگم جمیل حسین مرحوم)۔ پروفیسر خواجہ حمید الدین صاحب شاہدؔ علامہ مولوی محمد منیر الدین صاحب خطیب مکہ مسجد حیدرآباد اور مولوی طاہر علی خاں صاحب مسلم کا ممنون ہوں کہ ان احباب نے عربی، فارسی اور اُردو اشعار کی تصحیح فرمائی ان تمام اصحاب کا بھی دلی شکریہ جنہوں نے اس کارِ خیر میں میری حوصلہ افزائی اور مدد فرمائی۔

میں نے متعدد عربی، فارسی اور اُردو ترجموں سے استفادہ کیا ہے مثلاً عربی ترجمہ عطر الوردہ فی شرح البردہ از مولوی ذو الفقار علی صاحب دیوبندی۔ دیوان البوصیری استاذ از محمد سید گیلانی۔ فارسی ترجمہ از حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ۔ اردو ترجمہ از خاں صاحب پیرزادہ مولوی محمد حسین خاں صاحب سابق جج ہائیکورٹ جموں و کشمیر۔ شرح قصیدۂ بُردہ از مولوی عبد الخالق خاں صاحب افغانی اور اُردو ترجمہ شمیمہ وردہ از مولوی محمد اسد اللہ حسین صاحب قادری۔

جزاھم اللہ خیرا فقط

محمد فیاض الدین نظامی

الحمراء۔ بنجارہ ہل، حیدرآباد دکن۔
ربیع الاول ۱۳۸۹ھ
مطابق
مئی ۱۹۶۹ء

نوٹ

قصیدۂ بردہ شریف کے اختتام پر حضرت امام البوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا مبارک قصیدہ جس کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اسم گرامی صلعم سے موسوم فرمایا ہے تبرکاً درج کیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ اس قصیدہ کو حضرت امامؒ نے بردہ شریف کے بعد ہی بطور شکریہ شرف یابی و صحت یابی حضور اقدس میں پیش فرمایا جس کا ہر مصرعہ اسم مبارک سے شروع ہوتا ہے جو عشقِ محمدیؐ کا ذوق رکھنے والوں پر ایک خاص کیفیت پیدا کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ ‏ ‏ مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

اَمْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَۃٍ ‏ ‏ وَاَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

اے زیادِ صحبتِ یاران اندر ذی سلم
اشکِ چشم آمیختی با خوں رواں گشتہ ہم

یا مگر از کاظمہ بادے وزید از کوئے دوست
یا مگر در نیم شب برقے جہیدہ از اضم

کیا تمھیں یاد آ گئے ہمسایگانِ ذی سلم
خون کے آنسو جو آنکھوں سے رواں ہیں دمبدم

یا صبا لائی ہے سمتِ کاظمہ سے اک پیام
یا ہوا بجلی سے روشن رات میں کوہِ اضم

۳

فما لعينيك إن قلت اكففا همتا

وما لقلبك إن قلت استفق يهم

چیست چشمت را چہ گوئی خشک شو گریاں شود

چیست دل گوئی بہوش آ شیفتہ گردد بغم

کیا ہوا آنکھوں کو تیری رو رہی ہیں زار زار

کیا ہوا دل کو ترے کیوں اس قدر کھاتا ہے غم

۴

أيحسب الصب أن الحب منكتم

ما بين منسجم منه ومضطرم

اے تو پنداری کہ عشق عاشقاں پنہاں شود

باوجودِ آتشِ دل سوز و آبِ چشمِ نم

ہے عبث تیرا گماں چھپتا نہیں ہے رازِ عشق

اس کو افشا کر رہے ہیں سوزِ دل اور چشمِ نم

۵

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

گر نبودے عشق اشکت بر طلل کے ریختی

کے بُدے بے خواب چشمت از غمِ بان و علم

یوں نہ ویرانوں پہ روتا گر نہ ہوتا سوزِ عشق

مضطرب کرتے نہ تجھ کو قصۂ بان و علم

۶

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

چوں کنی انکارِ عشقش چوں گواہی میدهند

بر تو اشکِ چشم دیگر زردیِ روئے سقم

عشق سے انکار کرنا تیرا ممکن ہی نہیں

ہیں گواہِ معتبر صورت تری اور چشمِ نم

٧

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطّٰى عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

عشق ثابت کرد بر رو خطّ اشک و لاغری
چوں بہار روئے یار و سرخیِ شاخِ عنم
خطِ اشک اور لاغری نے عشق ثابت کر دیا
زرد رخساروں پہ گویا سرخیِ شاخِ عنم

٨

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِىْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

چوں خیالِ دلبرم آمد مرا بے خواب کرد
عشق آرد درمیان خرمی رنج و الم
ہاں خیالِ یار نے مجھ کو جگایا رات بھر
لذتوں کو کر دیا ہے عشق نے رنج و الم

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اے کہ در عشقم ملامت میکنی معذور دار
گر ترا انصاف باشد عذر آری از کرم

ناصحا تو عشق میں کر معذرت میری قبول
ہے اگر انصاف تجھ میں کر نہ مجھ پر یہ ستم

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

حالِ من وز تو گزشتہ سرِّ من از دشمناں
نیست پنہاں دردِ من اُن نہ گشتہ از دلم

اب تو واقف ہو چکا اغیار بھی تیرے ہوا
درد میرا ہو نہیں سکتا کسی صورت سے کم

مَحَضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِیْ صَمَمِ

تو نصیحت میکنی نیکو و من نشنوم
عاشقاں بشنود ایمن از ملامت در صمم

تھی نصیحت خوب لیکن اس کو سنتا کس طرح
ناصحو عاشق کے حق میں ہے نصیحت کا عدم

اِنِّیْ اتَّهَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلِیْ
وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

شیب پندم داد و من بردم گمانِ بد برو
گرچہ شیب اندر نصیحت دُور باشد از تہم

تھی ضعیفی کی نصیحت پھر بھی دل بدظن ہوا
گو نصیحت میں ضعیفی ہے بہت دُور از تہم

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ

نفس فرماں دہ بہ بدہا میکند دینم خراب
دز جہالت پند نہ پذیرد ز پیری و ہرم

نفس امارہ نے نادانی سے کچھ پروا نہ کی
یوں تو پیری کی نصیحت تھی نہایت محترم

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی

ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

ہم نہ کرد او کار نیکو بہر مہمانی او
بر سرم آمد فرود از من نگشتہ محتشم

نیکیوں سے میں نے اس مہماں کی خاطر نہ کی
آن پہنچی جب ضعیفی سر پہ میرے ایکدم

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

گر بدانستم کہ مہماں را نمیدارم عزیز

کردمی تغییر اسفیدی مویم از کتم

کاش میں پہچانتا توقیر اس مہمان کی

پس چھپا لیتا سفیدی سر کی از رنگِ کتم

مَنْ لِّي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

نفسِ سرکش را زبے راہی کہ می آرد براہ

چوں لگامے اسپِ سرکش آورد از راہ ہم

کون ہے جو نفسِ سرکش کو مرے یوں پھیر دے

روکتے ہیں جیسے گھوڑوں کو لگاموں سے ہم

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا

إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

پس مجو بر فعلِ عصیاں کسرِ شہوتہائے نفس

زانکہ قوت میدہد شہوت طعام اندر شکم

نفس کی خواہش گناہوں سے نہیں ہوتی ہے دُور

جس طرح جوعُ البقر میں پر نہیں ہوتا شکم

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى

حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس چوں طفل است گر شیرش دہی دائم خورد

ورنہ شیرش باز داری او نہ خواہد ہیچ دم

نفس کی ہیں عادتیں مانندِ طفلِ شیر خوار

دُودھ پیتا جائیگا جب تک چھڑائینگے نہ ہم

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

باز گیرش از ہوا بر خود ہوا حاکم مکن

چو ہوا حاکم شود دینت بشد یا گشت گم

خواہشوں کو روک ہرگز نفس کا تابع نہ ہو

تا نہ کر دے ختم یا پھر عیب والا کم سے کم

وَرَاعِهَا وَهْيَ فِي الْاَعْمَالِ سَآئِمَةٌ

وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

نفس را مقہور کن چوں در عمل جولاں کنی

ور بچیرے انس گیرد بازدارش از ستم

باز رکھ حُسنِ عمل کو لذّتِ تشہیر سے

اِس چراگاہِ ہوس سے دُور رکھ اپنا قدم

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

لذّتے کاں با مضرّت باشد آراید بخلق
آں چناں کو در نیابد ایں کہ زہر اندر دسم

لذتیں چسکنی غذا کی زہرِ قاتل تھیں مگر
کھانیوالے نے نہ جانا اس میں پوشیدہ ہے سم

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

تو بترس از حیلہ ہائے نفس چوں جوع و شبع
گاہ باشد گشنگی بدتر ز سیری و تخم

مکر سے کر خوف اُن کے شکم سیری ہو کہ بھوک
آفتیں خالی شکم کی کچھ نہیں سیری سے کم

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

پس بہار از دیدگاں اشکت کہ چشمت پُر شدہ
از محارم پس ملازم شو بدرگاہِ ندم

ان گناہوں کو جو آنکھوں میں بسے ہیں دُور کر
ہو پشیماں اور بہا اشکِ ندامت دمبدم

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

بر خلافِ نفس و شیطاں باش فرمانش مبر
ور نصیحت میکنندت قولِ شاں داں مُتہم

نفس و شیطاں کا مخالف بن نہ مان ان کا کہا
ان کی اچھی بھی نصیحت جھوٹ سے کیا کچھ ہے کم

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

ترک کن فرمانِ ایشاں خصم باشد یا حکم
زاں کہ میدانی تو مکرِ خصم وہم مکرِ حکم

تو نہ کر اُن کی اطاعت ہوں یہ حاکم یا عدو
جانتا ہے خوب تو مکرِ عدو و مکرِ حکم

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمٍ

میکنم استغفر اللہ از کلامِ بے عمل
بچہ میخواہم ازاں زن گو بود صاحب عقم

مجھ کو قولِ بے عمل سے توبہ کرنی چاہئے
گویا بانجھ عورت سے امیدِ نسل رکھتے ہیں ہم

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

امر کردم من بہ خیرت خود نہ کردم ہیچ خیر
راستی در دین نکردم پس چہ سود از گفتنم

کی نصیحت دوسروں کو اور میں خود بے عمل
پر نصیحت کا اثر کیا ہو جب خود ہیں ہم

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

توشۂ ہرگز نہ کردم بہر زادِ آخرت
وز نماز و روزہ جز فرضے نیامد در تنم

زادِ راہِ آخرت اک نفل کا بھی تو نہیں
جز نمازِ فرض و روزہ کچھ نہیں رکھتے ہیں ہم

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی

اَنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاہُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

من ستم کردم بسے بر سُنّتِ خیر الرسلؐ

آں کہ از احیائے شبہا پائے وے کردے ورم

سُنّتِ بیداریِ شب پر کیا میں نے ستم

طاعتِ شب کے سبب تھا جنکے قدموں پر ورم

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَہٗ وَطَوٰی

تَحْتَ الْحِجَارَۃِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

سنگ بستے بر شکم آں نازنیں از گشنگی

صَرف کردے دَر رہِ حق جملہ دینار و دِرم

بھوک کی شِدّت کے بَاعث اور فاقوں کے سبب

آپؐ نے پتھر سے باندھا ناز پروردہ شکم

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمٍ

کوہ از زر کرد خود را عرض تا گردد قبول
روے گردانید از اں زر مصطفٰے خیر الشیم
[illegible] ـے بن کر جب پہاڑ آئے کہ مائل ہوں حضورؐ
پر تو یہ تنگ آ گئے تھے آپ وہ عالی ہمم

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

با ضرورت ہا کہ بودش میل بر دنیا نہ کرد
از ضرورت خستہ نہ بود آنکہ دور است از حرم
ایسی حاجت پر بھی تقوے کو کیا مضبوط تر
سچ ہے حاجت غالب آ سکتی نہیں جب ہو عصم

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

چوں تواند خواند بر دنیا ضرورت آں کہ گر
نامدے دنیا گہے بیروں نگشتے از عدم

کیا کرے مائل ضرورت ان کو دنیا کی طرف
گر نہ ہوتے آپ تو دنیا بھی ہوتی کا عدم

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

آں محمد سید کونین فخر انس و جاں
بہتر اصل دو عالم مہتر عرب و عجم

ہیں محمد سید کونین شاہ جن و انس
اور شہنشاہ دو عالم مالک عرب و عجم

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ

اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

آمر و ناہی پیمبر آں رسول راستگو

راست گوتر زو نبود در قول لا و در نعم

امر و نہی کے پیمبر ہیں نہیں اُن کا جواب

ہیں نہایت صاف گو وہ قول لا ہو یا نعم

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحَمِ

آں حبیبے کو بود امیدگاہِ مردماں

در شفاعت نزد سختیہائے پیچیدہ بہم

وہ حبیب ایسے ہیں جن سے شفاعت کی امید

ہوں گی نازل آفتیں پیش آئیں گے جب رنج و غم

دَعَا اِلَى اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ

مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمِ

مَرد را خواندی بحق وہر کہ در وے دست زد

دست زد در حبلِ محکم کاں بریدنشدم

دعوتِ حق آپ نے دی اور کیا جس نے قبول

اُس نے ایسی ڈور تھامی جو نہ ہوگی منفصم

فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ

وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٍ

بہتر پیغمبراں در خَلق و در خُلق آمدہ

کس چو او نامد نہ در علم و نہ در وصفِ کرم

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خَلق میں اور خُلق میں

انبیا میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

ملتمس از وے ہمہ از انبیا و از رسل

یک کف از دریائے علم و شربتے ز ابر کرم

انبیا سب ملتمس ہیں تا کہ مل جائے انھیں

ایک جرعہ بحر سے یا قطرہ از ابر کرم

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

نزد او استادہ جملہ ہر یکے در حدِ خویش

نقطۂ از علم دارد یا نصیبے از حکم

اپنے حدّ مرتبہ پر سب کھڑے ہیں روبرو

جیسے نقطہ لفظ میں اعراب لفظوں میں ہم

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

از خلائق او بود در صورت و معنی تمام
برگزیدش بر محبت خالق روح و نسم

صورت و سیرت میں ہیں سرکارِ عالی مرتبت
اِس لئے اُن کو کیا حق نے حبیبِ محترم

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

او منزه از شریک اندر محاسن آمده
جوہر حسنِ محمد پاره نامد در رقم

کوئی عالم میں نہیں ان کا محاسن میں شریک
حسن میں جوہر ہے یکتا جو نہ ہوگا منقسم

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمِ

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمِ

آنچه ترسایان بگفتند در حقِ عیسیٰ مگو

پس بگو در حقِ سیّد آنچه خواہی در حکم

جو نصاریٰ نے کہا عیسیٰ کے حق میں تو نہ کہہ

جس قدر ممکن ہو کر مدحِ نبیؐ محترم

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

نسبت اندر ذاتِ او کن ہرچہ خواہی از شرف

نسبت اندر قدرِ او کن ہرچہ خواہی از عظم

جو شرف ہو ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کر

جتنی عظمت چاہئے کر شانِ والا میں رقم

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ

حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌۢ بِفَمِ

فضل وجہِ مصطفےٰ حدّے ندارد در کمال

تا تواند کرد شخصے روشن آں را بیش وکم

حد نہیں ہے کوئی حضرت کے کمال وفضل کی

ہو بیاں کس منہ سے توصیفِ شہِ خیر الامم

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا

اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

درخورِ قدرِ بزرگی گر نمودے معجزات

یادِ نامش زندہ کردے استخوانہائے رمم

اُن کی عظمت کے برابر معجزے ہوتے اگر

ہوتے زندہ نام سے سب استخواں ہائے رمم

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَ الْعُقُولُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

اَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

آنچه او فرمود عقل از فہم آں عاجز نشد
بر صلاحِ ما حریصست بے گمان و بے الم
بات رکھا امتحاں سے جس سے عاجز ہو سمجھ
مہربانی کی نہ پہنچے یوں گماں و شک سے ہم

عاقلاں از فہم معنیٔ محمد عاجزند
اہلِ عالم جملہ در وصفش کشیدستند دم
سرِ باطن کی حقیقت نے کیا خلقت کو دنگ
دور سے نزدیک سے بس فہم بھی ہے منفحم

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

مثلِ خورشید است شانش گو بود کوچک ز دور
در برابر چشم ہاے مردم اندازد بہم

وہ ہیں مثلِ شمس جو ظاہر ہو چھوٹا دور سے
اور آنکھیں قرب سے ہوتی ہیں خیرہ ایکدم

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

چوں بدانندش حقیقت اہلِ عالم چوں بود
مست خواب و دیدنش در خواب اند مغتنم

اہلِ دنیا کس طرح ان کی حقیقت پا سکے
خوابِ غفلت میں ہے گویا قومِ خوابیدہ ہیں ہم

فَمَبلَغُ العِلمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيرُ خَلقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

مبلغِ معلومِ مردم آنکه سید آدمی ست
بہترینِ مردماں باشد رسولِ محتشم

انتہائے علم کہتی ہے وہ ہیں خیر البشر
جملہ مخلوقات میں رکھتے ہیں وہ شان اتم

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَت مِن نُورِهِ بِهِمِ

ہرچہ آورند مجموعِ رسل از معجزات
آں ز نورِ مصطفےٰ آمد بایشاں لاجرم

جو رسولانِ جلیل القدر کے تھے معجزے
آپ ہی کے نور سے پائے تھے سب نے یہ کرم

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

او بود خورشیدِ فضل و دیگراں سیارگاں

روشنی سیارگاں ظاہر کنند اندر ظلم

آفتابِ فضل ہیں وہ سب ستارے انبیا

کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب پہ انوارِ کرم

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا

هَا الْعٰلَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

پیشوائے خلقِ عالم شد چوں آمد در وجود

چوں عدم پوشیدہ شد از نورِ او جملہ امم

ہو گیا خورشید طالع اور ہوا روشن جہاں

آپؐ کے نورِ ہدایت سے ہوئیں زندہ امم

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

خلقِ پیغمبر نکو بر خلق خوش آراستہ

مشتمل بر حسن و بشاشت متسم

کیا عظیم الخلق صورت سے مزین خلق سے

حسن صورت مشتمل ہے خندہ روئی سے بہم

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

چوں بہار از تازگی بدہم چوں بدر اندر شرف

ہمچوں دریا در کرم چوں روزگار اندر ہمم

تازگی میں ہیں وہ غنچہ اور شرف میں مثلِ بدر

دہر ہیں ہمت میں اور بخشش میں دریائے کرم

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ مِّنْ جَلَالَتِهِ

فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

گر کسے دیدیش تنہا خود ہمی پنداشتے

کز بزرگی اوست اندر لشکر و خیل و حشم

ہیں جلال و رعب میں سرکارِ عالی بے نظیر

جیسے گرد و پیش رکھتا ہے کوئی فوج و حشم

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

دُرِ مکنوں در صدف دندانِ او بد گوئیا

واں دہن گویا کہ می افشاند مروارید ہم

ہیں وہ دندانِ مبارک مثلِ موتی سیپ میں

معدنِ نطق و تبسم وہ دہنِ محترم

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

هیچ بوی خوش چو بوی خاک او نبود
بیافت جنت آنکس که بوسید و بویید هم
بس خوش قسمت چونکه در بوسه بست
ای خوش خوشبوی خاک تربتش هم

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

وقتِ اون پاکیِ ذات شیراغش شدید
پاک بودش مبتدا و پاک بودش مختتم
اُن کی پیدایش سے ساری خوبیاں ظاہر ہوئیں
پاک اُن کی ابتدا اور پاک اُن کا مختتم

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمُ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اہلِ فرس آں روز دانستند کایشاں را نمو
بعد ازیں دردو بلا و خواری و رنج و نقم

اہلِ فارس کو ولادت کی خبر جب مل گئی
ہو گئے دہشت زدہ اور چھا گیا رنج و الم

وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

طاق کسریٰ شد خراب و کنگرِ کسریٰ شکست
در شکست احوالِ کفار و دگر نامد بہم

قصرِ کسریٰ گر پڑا اور پارہ پارہ ہو گیا
اور پراگندہ ہوئے کسریٰ کے ساتھی ایکدم

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتشِ گبراں بمرد از حزن و اندوہ و ملال
چشمۂ آبِ رواں شد خشک در جوئے سدم

آتشِ فارس نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے
نہر بھی چشموں کو بھولی از رہِ اندوہ و غم

وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِيَ

ساوہ غمگیں شد چو گشتش آبِ دریاچہ خشک
تشنگاں زو باز گشتند جملگی در درد و غم

اہلِ ساوہ تھے پریشاں خشک چشمے دیکھ کر
لوٹتے تھے گھاٹ سے غصے میں پیاسے پُر اَلَم

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

گوئیا بر جائے آتش آب بودے سرد وتر

از غم و بر جائے آب آتش بُدے سوزان و گرم

پانی پانی ہو گئی تھی آگ مارے رنج کے

اور پانی ہو گیا تھا آتشیں از سوزِ غم

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

لشکرِ شیطاں فغاں کردند ز اندوہِ تمام

نورِ حق تاباں ز معنی و کلم شد دمبدم

کی فغاں جنات نے انوار بھی چمکے ادہر

نورِ حق روشن ہوا لفظ و معنی سے بہم

عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

کور و کر گشتند نشنیدند بشارت از خدا

ہم ندیدند برقِ بیم از غایتِ رنج و الم

اندھے اور بہرے تھے سنتے کس طرح خوشخبریاں

بلکہ خوفِ برق بھی ان کو نہ تھا از رنج و غم

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

پس ازاں کاخبر ایشاں کردہ بودند کاہناں

آنکہ دینِ شاں کژ شد و نیست خواہد گشت ہم

دی خبر اقوام کو سب کاہنوں نے بعد ازاں

دین ان کے ہو گئے باطل ہوئے سب کالعدم

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

دیدہ بودند ز آسماں آتش بزیر افتادہ بود
در زمیں ہم سرنگوں از خواری افتادہ صنم

بعد ازاں یوں ٹوٹتے تاروں کو دیکھا چرخ نے
اور منہ کے بل گرے سب سرنگوں ہو کر صنم

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِّنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُو إِثْرَ مُنْهَزِمِ

از طریقِ وحی دیواں جملہ آوارہ شدند
دل شکستہ از پئے ہم میرسیدند از ہزم

بھاگتے تھے راستے سے وحی کے شیطاں یوں
ایک پیچھے دوسرے کے سر پہ رکھ اپنا قدم

كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

چوں دلیرانِ یمن بودند گویا در گریز
یا چوں آں لشکر کہ از خاکِ کفش گشتند کم

تھے وہ لشکر ابرہہ کا یا پراگندہ سی فوج
سنگریزے جن پہ پھینکے تھے یدِ شاہِ اُمم

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

اوفگندہ از پئے تسبیح در دستِ رسولؐ
مثلِ تسبیحے کہ یونسؑ را بیفگند از شکم

لیکے نام اللہ کا پھینکا جو کنکر آپؐ نے
حضرتِ یونسؑ کو اگلا جیسے ماہی کا شکم

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

ہم درخت آمد بفرمانش بہ نزد و سجدہ کرد

می دَوِیدے سُوئے اُو دَائم بساقِ بے قدم

ہو کے سجود آپؐ کی دعوت پہ اشجار آ گئے

پیڑ سے چلتے ہوئے رکھتے نہ تھے گو وہ قدم

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمِ

گوئیا خطے کہ کردند شاخہا بر ہر درخت

می نوشتندے خطِ نیکو عجب اندر رقم

ان درختوں نے لکیریں خوب کھینچیں اور لکھا

ڈالیوں سے اپنی وَسطِ راہ میں با پیچ وخم

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيهِ حَرَّ وَطِيسٍ لِلْهَجِيرِ حَمِى

ابر بودے بر سرش تا و بر فرقِ سر جب
تا نگاہش داشت از گرمئ تابستانِ گرم
ابر کے مانند وہ سایہ فگن تھے آپ پر
تا بچائے گرم موسم کی حرارت سے ہم

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

میخورم سوگند بر ماہے کہ منشق شد ازو
نسبتے دارد بہ قلبش ایں درست آمد قسم
قلبِ پاکِ مصطفےٰ سے چاند کو نسبت ہے خاص
ماہِ منشق کی قسم کھاتا ہوں میں سچی قسم

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِي

جمع کردہ غار خیرات و کرامت ہا بسے
با محمد چشم کافر گشت زیں شاں کور ہم

کیا نظر آتا انہیں کفار تھے سب کور چشم
غار میں جو ہو گئے تھے جمع با خیر و کرم

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُولُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمٍ

صدق و صدیق اند در غار و کس ایشاں را ندید
کافراں گفتند کس اینجا نہ باشد منکتم

صدق اور صدیق بھی غار ہی میں تھے چھپے
غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے ہم

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

تخم ننہادہ کبوتر نہ بافت عنکبوت
کہ فراں باشد گماں کاں جا نیاسود نسیم

دیکھ کر انڈے کبوتر کے اور مکڑی کا جال
دی گماں غار کو اس میں نہیں شاہِ امم

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

چوں خدا او را ز مکرِ دشمناں محفوظ داشت
بر زرہ حاجت نبودش نے بحصنِ قلعہ ہم

کی حفاظت آپ کی ایسی خدائے پاک نے
زرہ اور قلعوں سے مستغنی ہوئے شاہِ امم

مَا سَامَنِی الدَّهرُ ضَیمًا وَّاستَجَرتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلتُ جِوَارًا مِّنهُ لَم یُضَمِ

رنج اگر دیدم ز دہر و خواستم از وے اماں
در جوار او خلاص از ہر بلائے یافتم

جب زمانے نے ستایا میں نے لی اُن کی پناہ
جب ملی اُن کی مدد بس دُور تھا سب رنج و غم

وَلَا التَمَستُ غِنَی الدَّارَینِ مِن یَّدِهٖ
اِلَّا استَلَمتُ النَّدٰی مِن خَیرِ مُستَلَمِ

ہر چہ کردم التماس از نعمت ہر دو سرا
یافتم بر وجہ بہتر آنچہ از وے یافتم

دستِ اقدس سے طلب کی دین و دنیا جب کبھی
سرفرازی ہوگئی جب مل گیا دستِ کرم

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

پس مکن انکار وحی از خوابِ پیغمبر از آنک

چشمش او در خواب رفتی دل بُدش بیدار هم

س وحی کا تو نہ منکر ہو جو آئے خواب میں

آنکھیں سوتی تھیں مگر رہتا تھا دل بیدار ہم

فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

وحی در خوابِ دلِ پیغمبری بودی ورا

خوابِ او منکر مشو تو مثلِ خوابِ محتلم

تھا وہ معراجِ نبوت کا زمانہ آپ کے

پس نہ کر انکار ہرگز مثلِ خوابِ محتلم

تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

پس بزرگ است آں خدا و وحی او کسب نہ بود

ہم رسولِ او نہ بُد بر علمِ غیبش متہم

بارکَ اللہ سعی سے حاصل نہیں ہوتی ہے وحی

اور نہ علمِ غیب پر کوئی نبی متہم

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

پس کساں را او شفا دادے بمالیدن بدست

وا رہانیدے بسے دیوانگاں را از لمم

جب چھوا دستِ مبارک ہو گئی کامل شفا

اور رہائی جنوں سے اکثروں نے از کرم

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

دعوت سے قحط کی زحمت داشتہ
تیرہ [illegible] ہوئی دستیاب نسیم
خشک سالی کی سفیدی ہوئی کہ خوب
[illegible] آپ کی برسا ابرِ کرم

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

ابرِ دعائیش آمدے باران وادی پُر شدے
گوئیے دریا بُدے یا گوئیا سیلِ عرم
ہوئی کثرت سے بارش ندیاں بہنے لگیں
موج دریا کی نظر آتی تھی سیلابِ عرم

دَعْنِی وَوَصْفِی اٰیَاتٍ لَّہٗ ظَہَرَتْ
ظُہُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

کوشش کن تا معجزش گویم کہ آں روشن بود
ہمچوں آتش در شبِ تاریک بر فوقِ علم

چھوڑ دے مجھ کو بیاں کرنے نبیؐ کے معجزات
جوں شب میں مثلِ تہامی کی آگ اوپر علم

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّہُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمٖ

دُر اگر در رشتہ باشد حسنِ او زاید بود
ورنہ در رشتہ بود قدرش نہ گردد ہیچ کم

حسن ہوتا ہے دو بالا موتیوں کا بیں
یا لڑی سے بھی جدا کر دو نہ ہو گی قدر کم

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِيحِ اِلٰى
مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

بہ کہ چوں گوید مدیح مصطفےٰ بسیار نیست
کو فزوں یابد بخلق نیک احسان و شیم

اس کے مداح ہیں توصیف میں عاجز تمام
فہم انساں سے ہیں بالا ان کے اخلاق و شیم

اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ

آیہاے حق کہ از رحمٰن فرود آمد بتو
آں قدیم است و بود وصفش موصوف قدم

مصحف رحمٰن کی سب آیتیں ہیں لاجواب
ہے صفت اس کی قدیم اور وہ موصوف قدم

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِیَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

مقترن نامد بوقتے دائماً ثابت بداں
او خبر داد از معاد و حشر و ز عاد و ارم

ہر زمانہ سے بری ہیں اور سُناتی ہیں ہمیں
عاقبت کا حال بھی اور قصۂ عاد و ارم

دَامَتْ لَدَیْنَا فَفَاقَتْ کُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِیِّیْنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

نزد ما باقی بماند بہتر از ہر معجزات
معجزِ پیغمبراں باقی نہ ماندہ در امم

معجزہ قرآن کا برتر رہے گا تا ابد
اس کے آگے معجزاتِ انبیا ہیں کالعدم

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا تُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ

لِذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا تَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

محکم است آیاتِ قرآں شبہ کس را نماند

در ہمہ الفاظ او تاباں بود نورِ حکم

ہیں وہ مستحکم مخالف کو نہیں اس میں جگہ

شبہ و شک کی اس لئے ہیں وہ بجائے خود حکم

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

ہر کہ با قرآں بہ جنگ آمد بآخر باز گشت

آں کہ دشمن تر بدے نزدش بیفگندے سلم

جو لڑا قرآں سے آخر وہ عاجز آگیا

کر دیا دشمن نے بھی اپنا سرِ تسلیم خم

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا

رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

از بلاغت دعوئے جملہ معارض کرد رد

چوں غیورے کو کند رد دست جانے از حرم

اس نے سب اپنی بلاغت سے کیا دعووں کو ختم

جیسے ہوں محفوظ غیرت مند کے اہل حرم

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ

وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

معنی بسیار ہمچوں موجِ دریا دارد آں

بہتر است از دُرِّ دریا جملہ در حسن و قیم

ہے معانی آیتوں کے مثلِ دریا موجزن

گوہرِ دریا سے بہتر ان کا ہے حسنِ قیم

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَی الْاِکْثَارِ بِالسَّأَمِ

پس عجائب اندران وکس نتواند شمرد
ورچہ بسیاری بخواند کس نہ بیند شوق کم

جو عجائب ان میں پوشیدہ ہیں ان کا کیا شمار
خواہ کثرت سے پڑھو ہوگا نہ اس کا شوق کم

قَرَّتْ بِهَا عَیْنُ قَارِیْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰہِ فَاعْتَصِمِ

چشم خوانندہ بداں روشن شود من گفتمش
یا فتی حبلِ خدا محکم بگیر اے معتصم

ہوگئیں آنکھیں جو ٹھنڈی میں نے قاری سے کہا
تھام حبل اللہ کو ہے فتح تیری معتصم

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظًى

أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظًى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

گر بہ خوانیش زترسِ آتشِ دوزخ کنی

سرد برخود گرمیِ آتش بران من ضامنم

آتشِ دوزخ کے ڈر سے تو اگر اُن کو پڑھے

شعلۂ نارِ جہنم اس سے ہو جائے گا کم

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

آں چوں حوضے واں کہ دارد روئے خوانند سفید

گرچہ عاصی آمدست و روسیہ ہمچوں حمم

ہیں وہ مثلِ حوضِ کوثر جس سے ہوتی ہیں سفید

عاصیوں کی صورتیں جو تھیں سیاہ مثلِ حمم

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

چوں صراط ست آں و چوں میزان بود راستی
راستی از غیر آنہا کس ندیدہ بیش و کم

ہیں ترازو عدل کی اور راستی کے ہیں صراط
بے بغیر اُن کے قیامِ انصاف کا بس کالعدم

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

گر حسود انکار آں کردہ مدار آں را عجب
کو تجاہل کردہ ورنہ نیک کرد است آں فہم

مت تعجب کر تو حاسد پر جو ہے انکار اسے
ہے تجاہل اس کا گرچہ ہے وہ پکا ذی فہم

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

گہ گہے چشم از رمد منکر شود خورشید را

ہم دہن منکر شود طعمِ خوشِ آب از سقم

روشنی سورج کی کیونکر دیکھتی بیمار آنکھ

ذائقہ کیا آبِ شیریں کا ملے جب ہو سقم

يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ

سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے کہ بہتر زاں کہ مردم قصدِ درگاہش کنند

پاپیادہ یا بہ پشتِ اشترانِ باددم

اے شہِ والا ترے دربار میں آتے ہیں سب

پاپیادہ اور سوار اشترانِ تازہ دم

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمٍ

اے کہ ہستی آیتِ کبرٰی کہ باشد معتبر

اے کہ ہستی نعمتِ عظمٰی کہ باشد مغتنم

ہیں وہ برتر اور ذی شاں معتبر کے واسطے

اور وہ ہیں نعمتِ عظمٰی برائے مغتنم

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

در شبے رفتی زمکہ تا باقصائے شریف

چوں کہ ماہِ چاردہ گردوں رواں گردد ظلم

بدرِ کامل جس طرح سے رات میں کرتا ہے سیر

مکہ سے اقصیٰ گئے معراج میں شاہِ امم

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

برشدی بالا وگشته قاب قوسینت مقام
واں نه دیدست و نه بیند هیچ کس در هیچ دم

طے کیے سارے مدارج اور ملا ایسا مقام
ہے پرے ادراک کے اور قاب قوسین سے نہ کم

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

انبیاء و مرسلینت پیشوا کردند وراں
ہمچوں مخدومے که گردد پیشوا اندر خدم

مسجدِ اقصیٰ میں بنکر انبیاء کے پیشوا
آپ تھے مخدوم باقی انبیاء سب تھے خدم

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

ز آسماں ہا بر گزشتی بر جمیع انبیا

در گروہ کاندر ایشاں تو بدی صاحب علم

طے کیے سات آسمانوں کا سفر با انبیا

ساتھ فوج ملائک کے تھے باشان و حشم

حَتَّى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

زینتے از قرب بہر ہیچ کس نگزاشتے

جائے بالا تر نہ ہشتی دیگراں را در قدم

مرتبہ باقی نہ رکھا بڑھنے والوں کے لئے

ہر بلند و پست پر تھا آپ کا فیض قدم

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

پست کردی پیشِ قربت ہر مقامِ دیگراں

چوں ترا بُردند بالا وندراں گشتی عَلَم

کردیے پست آپ نے سب کے مدارج اور مقام

جب ہوئے مدعو بلندی پر یگانہ باحشم

كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ

عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

تا مقامِ وصل پنہاں یافتی از چشمِ خلق

سرِ پنہانی بدانستے ز اوصافِ قدم

تاکہ ہوں اسرارِ پوشیدہ سے واقف بعدِ وصل

حق نے ظاہر کردیے سب راز از فضل و کرم

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

جمع کردی ہر بزرگی کاں نبودہ مشترک

برشدی از ہر مقامے کاں نبودی مزدحم

ہر بزرگی غیر شرکت جمع کرلی آپؐ نے

طے کئے سب مرتبوں کو آپؐ غیر مزدحم

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ

وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

پس بزرگ است آنچہ دادندت ز فضل مرتبت

پس عزیز ست آنچہ بخشیدست خداوند از نعم

ہیں عظیم الشان رتبے جو ملے سرکار کو

ہیں پرے ادراک کے جو کچھ ہوے حاصل نعم

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

مِنَ الْعِنَایَۃِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمِ

مژدگانی باد مارا اے مسلماناں کہ ماں

از عنایت ہست رکنے کاں بود دُور از ہدم

اے مسلمانو یہ خوشخبری ہے اپنے واسطے

ایک ستوں ایسا ملا مضبوط از فضل و کرم

لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِهٖ

بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

چُوں خدا مارا بطاعت خواند بفرستاد او

بہترِ پیغمبراں گشتیم ما خیر الامم

جبکہ اُن کو حق نے خود خیر الرّسل فرمادیا

طاعتِ حق کے سبب ہم ہوگئے خیر الامم

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْأَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

دشمناں را دل بہ ترسانید اخبار رسولؐ
ہمچوں آوازے کہ ناگہ بر جہانید غنم

سُن کے بعثت کی خبر تھرا گئے اعدا کے دل
شیر کی آواز سے جیسے ڈرے غافل غنم

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

چوں بہ جنگِ دشمناں رفتے بدے در جنگ گاہ
آں بدنہا بر سرِ نیزہ چو لحم اندر وضم

جنگ کے میدان میں کفار کی حالت نہ پوچھ
جسم تھے نیزوں پہ ان کے جیسے کندوں پر لحم

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهٖ

اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

آرزوِ شاں بُد گریز و غبطہ بُردندے براں

عضوہاے شاں پریدے با عقابُ با رخم

جنگ کی دہشت سے اُن کو بھاگنا منظور تھا

آرزو رکھتے تھے کھالیں چیل و گدھ ان کا لحم

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا

مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

پس شبے بگزشت و آں راکس نہ دانستے عدد

در غزا با چوں نہ بودے از شبِ ماہِ حُرم

ڈر کے مارے یوں گزر جاتی تھیں راتیں بیشمار

ہاں سوا راتوں کے جن کے ہیں مہینے محترم

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمٍ

گوئیا دیں بود مہمانی کہ او آمد فرود

بر سرائے آں کہ بد مشتاق لحمِ دشمنم

لشکرِ اسلام تھا مہمان اُن کے صحن میں

چاہتا تھا ہر نفس ملجائے دشمن کا لحم

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

يَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمٍ

میکشید بحرِ لشکر حملہ بر اسپاں سوار

موج میزد از دلیرانے کہ رفتند بہم

تیز رَو گھوڑوں پہ تھا وہ لشکرِ دریا مثال

جنگ کے میدان میں موجیں لگاتا دمبدم

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

جملہ از بہرِ خدا در کار بودند و غزا
بیخِ کفر از بن بکندند نیست کردند آں شیم

اجر کی امید والے دعوتِ حق کے مرید
کفر کی بنیاد کو کرتے تھے بالکل کالعدم

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

تا قوی شد ملتِ اسلام از سعی ہمہ
دیں در اول بد غریب و شد در آخر محترم

دینِ حق یوں ان کے دم سے آخرش [illegible] ہوا
مل گئے بچھڑے تھے اور ہو گئی غربت بھی گم

مَكْفُولَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ
وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

دیں ازایشاں یافت بہتر شوہر و بہتر پدر
زاں نشد در بیوگی و ہم نماند اندر یتم

جیسے مل جائے کسی کو نیک شوہر اور پدر
بیوگی کا اور یتیمی کا اُسے پھر کیا ہو غم

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

کوہ ہا بودند ازاں کو در نبرد آمد بہ پرس
تا بگویند انچہ دید ستند از ایشاں در صدم

تھے وہ مثلِ کوہ پوچھو دشمنوں سے اُن کا حال
کچھ اگر دیکھا ہے اُن کو شامل جنگ و صدم

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

از حنین و بدر دیگر از احد کن سوال
تا بخوانند فصلہائے مرگ ادہی از وخم

پوچھ تو بدر و حنین و احد سے بھی ان کا حال
موت کے اقسام ہر گز تھے وبا سے کچھ نہ کم

اَلْمُصْدِرِي الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

سرخ کردند بخون دشمنان شمشیر را
چوں فرو شد در سیاہی ہر سر مو از لمم

یوں سپیدی سرخ روئی سے بدل جاتی تھی سب
زخم کھا کر جب وہ کرتے تھے ان پر قلم

وَالْكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

نی نوشتندے بہ نیزہ خطِّ سرخی بر بدن
حرف جسمے بے نقطہ نوشتہ بودے از قلم

دشمنوں کے جسم کو بے زخم چھوڑا ہی نہیں
کار فرما اس طرح تھے ان کے نیزوں کے قلم

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

آں کماں سنجاں کہ سیما شاں بریں ممتاز بود
گل برنگ و بوئے خود ممتاز گردد از سلم

گو مسلح تھے مگر رکھتے تھے سجدے کے نشاں
تھے صحابہ مثلِ گل کفار مانندِ سلم

تُهْدِیْ اِلَیْكَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ

فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِی الْاَكْمَامِ كُلَّ كَمِیٖ

می رساند بادِ نصرت بر تو بوے ایشاں

چوں بہار اندر سرِ غنچہ بود ثابت قدم

بوئے نصرت جب صبا لائے تو یہ سمجھے گا تو

مثلِ غنچوں کے غلافوں میں تھے وہ غازی ہم

كَاَنَّهُمْ فِیْ ظُهُوْرِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًا

مِنْ شَدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

گوئیا بر پشتِ اسپاں چوں درختِ پشتہ کوہ

زاستواری بود در دین نہ زِ کثرتِ درنسم

تھے وہ گھوڑوں پر سوار ایسے کہ ٹیلوں پر درخت

زین کی پرو نہ تھی ان شہسواروں کو بہم

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰی مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

لرزہ بر دلہائے کفار اوفتاد از ترسِ شاں

چار پائے و آدمی نشناختند از ترس و غم

ہوش غائب تھے عدو کے سختیوں سے جنگ کی

فرق کر سکتے نہیں تھے سورما ہے یا غنم

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهٗ

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

ہر کہ او را از رسول اللہ نصرت آمدہ

شیر اگر بروے رسد از ترس او آید بہم

ہو مدد جس کو رسولِ سیدِ لولاک کی

شیر بھی ان کو ملے جنگل میں گر مارے نہ دم

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

دوستانش را نہ بینی غیر منصور و عزیز
ہم نہ بینی دشمنش جز خار گسستہ بہم

دُوست اُن کا ہو نہیں سکتا ہے محروم مدد
اور ذلیل و خوار ہوگا دشمنِ شاہِ امم

أَحَلَّ أُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِيْ أَجَمِ

اُمتِ خود را نشاندہ در حصارِ ملتش
ہمچوں شیرے کو بُود با بچگاں اندر اجم

اپنی ملت سے کیا محفوظ امت کو تمام
جس طرح جنگل میں رکھے شیر بچوں کو بہم

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

ہر کہ با قرآں بہ جنگ آمد بیفگندش بخاک
گفتگوئے منکر از برہانِ او گشتست کم

بارہا قرآن نے دشمن کو نیچا کردیا
اور دلیلوں نے بھی سر کو کردیا دشمن کے خم

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

این قدر ز معجزہ کافی کہ پیش از وحیِ او
اُمّیِ ہر علم بود و پُر ہنر اندر یتیم

ہو کے اُمّی تھے وہ عالم ہے یہ کافی معجزہ
جاہلیت اور یتیمی میں ادیبِ ذی حکم

خَدَمْتُهُ بِمَدِیحٍ اَسْتَقِیلُ بِهٖ

ذُنُوبَ عُمْرٍ مَّضٰی فِی الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

خدمتش کردم بمدحے تا نہ بخشندم گناہ

زاں کہ عمرم صرف شد در گفتنِ شعر و خدم

نعت گوئی کی کہ اپنا خاتمہ بالخیر ہو

یوں تو ساری عمر دنیا کی خوشامد کی نہ کم

اِذْ قَلَّدَانِیَ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُهٗ

کَاَنَّنِیْ بِهِمَا هَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

کردہ اند در گردنم عصیان و می ترسم ازاں

گوئیا با شعر و خدمت مثلِ ہدیم از نعم

ہے یہ ڈر دونوں نے ڈالا طوق گردن میں مری

ہوں میں گویا اونٹ قربانی کا از قسمِ نعم

اَطَعتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الحَالَتَینِ وَمَا

حَصَلتُ اِلَّا عَلَے الاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

بُردہ ام فرمانِ غیِّ کودکی در ہر دو حال

ہیچ ازاں حاصل نہ دارم جز گناہان و ندم

ہر دو حالت میں شکارِ گمرہِ طفلی ہوا

کچھ نہ حاصل ہو سکا مجھ کو بجز جرم و ندم

فَیَا خَسَارَۃَ نَفسٍ فِی تِجَارَتِھَا

لَم تَشتَرِ الدِّینَ بِالدُّنیَا وَلَم تَسُمِ

پس زیاں ہائے کہ نفس اندر تجارت یافتہ

کاں بہ دنیا دیں نخرید و نگفتہ نخرم

حیف میرے نفس نے سودا کیا نقصان سے

یعنی دنیا کو خریدا کر کے عقبیٰ کالعدم

وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمِ

ہر کہ عقبیٰ را بہ دنیا می فروشد خاسر است
غبنِ او روشن شود البتہ در بیع و سلم

آخرت کو جس نے بیچا صرف دنیا کے لئے
ہے بڑا نقصان اس کے حق میں یہ بیع و سلم

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمِ

گر گنہ کردم نہ من عہد را نشکستہ ام
با حبیب حبلِ دینِ مصطفیٰ نبریدہ ام

ہوں تو عاصی پر نہیں ٹوٹا ہے پیماں آپ سے
دین کی رسی نہ ہوگی منقطع شاہِ امم

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ

مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

عہدِ او دارم کہ نامِ من محمّد کردہ اند

کس وفا چوں او نہ کردہ در ہمہ عہد و ذمم

ہے شفاعت کی مجھے امید میرے نام سے

ہے محمّد اس میں اور ہیں آپ مشفق محترم

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ

فَضْلًا وَّ اِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

گر ز فضلم در قیامت دستگیر و خرمم

ورنہ گیرد وائے بر من چوں بہ لغزانم قدم

حشر میں گر دستگیری کی نہ میری آپ نے

پھر تو میری شومیٔ تقدیر سے پھسلے قدم

حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهٗ

اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

دُور بَادا گر کند نومید ہر امیدوار

یا کہ از وے باز گردد جار غیرِ محترم

ہے بعید از شان گر محروم مجھ کو کر دیا

اور لوٹوں آپ کی شفقت سے غیر محترم

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهٗ

وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزِمِ

زاں کہ من مشغول کردم فکرِ خود در مدحِ او

بر خلاصِ خود ورا خوش یافتم من ملتزم

وقف جب سے ہو گیا ہوں مدح میں فکر کی

پا لیا اپنی رہائی کا مددگار عظیم

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْهُ یَدًا تَرِبَتْ

اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِی الْاَکَمِ

دستِ درویش از غنا ہرگز نشد خالی نشد

زاں کہ از باراں بروید گل بَبالائے اکم

آپ کی بخشش نہ چھوڑے گی کسی محتاج کو

جس طرح گلزار ٹیلوں کو کرے ابرِ کرم

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْیَا الَّتِی اقْتَطَفَتْ

یَدَا زُهَیْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی هَرِمِ

من نمی خواہم متاعِ مال و دنیا چوں زہیر

کو نچیدہ دستِ او چوں گفت او مدحِ ہرم

مجھ کو دولت کی نہیں خواہش کبھی مثلِ زہیر

جس نے حاصل کی تھی دولت بن کے مداحِ ہرم

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے گرامی تر ز خلقاں من نہ دارم ملجاء

جز تو چوں آید قیامت یا بود مرگِ تنم

اے مکرم تر جہاں سے جز ترے میرا ہے کون

حادثاتِ عام میں جب گھیر لیں رنج والم

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمٖ

یا رسول اللہ جاہت تنگ می ناید بمن

چوں کریم انتقام آرد بہ ارباب تقم

کم نہ ہوگا آپ کا رتبہ شفاعت سے مری

جلوہ گر جب ہو بہ اسمِ منتقم وہ ذی کرم

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ

صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

لطف کن با بندۂ خود ہم بہ دنیا ہم بہ دیں

زاں کہ صبرش نزدِ سختی ہا گریزد از سام

لطف فرما دو جہاں میں اپنے بندہ پر کریم

سختیوں میں ہے بہت بے صبر با رنج و الم

وَائْذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

پس درودے گراں باران ابرِ رحمت

تا شود ریزان و پاشاں از نعیم و از نعم

ابرِ رحمت کو ترے دے حکم تا برسائے تو

تا ابد اپنے نبیؐ پر رحمت و فضل و کرم

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

بعد زاں بر آلؓ واصحابؓ کرام و تابعین

اہلِ علم و حلم و عقل و فضل و تقویٰ و کرم

آلؓ پر اصحابؓ پر اور تابعینِ پاک پر

صاحبِ تقویٰ پہ اور جو ہیں حلیم و ذی کرم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ

وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ عَلِیٍّ ذَوِی الْكَرَمِ

یا خدا راضی شو از بوبکرؓ و عثمانؓ غنی

از عمرؓ فاروقِ اعظم وز علیؓ محتشم

اے خدا راضی ہو بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ سے

اور علیؓ مرتضیٰ سے تھے جو اصحابِ کرم

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبَا

وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

تا بہ جنبانَد صبا اندر چمن شاخِ درخت

او براند اشتراں را بندگانش در نغم

جب تلک بادِ صبا چلتی رہے گلزار میں

اور اونٹوں کو طرب میں ساربانِ پرنغم

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

مغفرت خواہم و بخشش از خداوندِ کریم

از برائے قاریان و از مصنف پاک ہم

مغفرت قاری کی ہو بخشش مصنف کی بھی ہو

بس یہی ہے التجا تجھ سے مرے ربِّ کرم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْقَصِیْدَۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ لِلْاِمَامِ الْبُوْصِیْرِیْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ࣙالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

۱

مُحَمَّدٌ اَشْرَفُ الْاَعْرَابِ وَالْعَجَمِ

محمد عرب اور عجم سب میں بزرگ تر ہیں

مُحَمَّدٌ خَيْرُ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى قَدَمِ

محمد تمام انس (۲) نوں میں افضل ہیں

مُحَمَّدٌ بَاسِطُ الْمَعْرُوْفِ جَامِعُهٗ

محمد نیکیوں کو پھیلانے والے اور اسکے جامع ہیں

مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ

محمد احسان اور بخشش کرنے والے ہیں

۳

مُحَمَّدٌ تَاجُ رُسْلِ اللّٰهِ قَاطِبَةً

محمد کُل نبیں کے سرتاج ہیں

مُحَمَّدٌ صَادِقُ الْاَقْوَالِ وَالْكَلِمِ

محمد قول اور (۲) کلام کے سچے ہیں

مُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْمِيْثَاقِ حَافِظُهٗ

محمد [illegible] کے پکے [illegible] محافظ ہیں

مُحَمَّدٌ طَيِّبُ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

محمد [illegible]

مُحَمَّدٌ جُبِلَتْ بِالنُّوْرِ طِيْنَتُهٗ

محمد نور مجسم ہیں

مُحَمَّدٌ لَّمْ يَزَلْ نُوْرًا مِّنَ الْقِدَمِ

محمد کا نور ٦ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے

مُحَمَّدٌ حَاكِمٌ بِالْعَدْلِ ذُوْ شَرَفٍ

محمد انصاف والے حاکم محترم ہیں

مُحَمَّدٌ مَّعْدِنُ الْاِنْعَامِ وَالْحِكَمِ

محمد نعمتوں اور ٧ حکمتوں کے مخزن ہیں

مُحَمَّدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ مِنْ مُضَرٍ

محمد اللہ کے بہتریں مخلوق قبیلۂ مضر سے ہیں

مُحَمَّدٌ خَيْرُ رُسُلِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

محمد اللہ کے تمام انبیاؑ میں افضل و اعلیٰ ہیں

مُحَمَّدٌ دِيْنُهٗ حَقٌّ النَّذِيْرُ بِهٖ

محمد کا دین سچا اور خوفِ خدا دلانے والا ہے

مُحَمَّدٌ مُّجْمَلٌ حَقًّا عَلٰى عَلَمِ

محمد مجسم سچائی ہیں ٩ اور اس کے علمبردار ہیں

مُحَمَّدٌ ذِكْرُهٗ رُوْحٌ لِّاَنْفُسِنَا

محمد کا ذکر مبارک ہماری جانوں کی روح ہے

مُحَمَّدٌ شُكْرُهٗ فَرْضٌ عَلَى الْاُمَمِ

محمد کا شکر ادا ١٠ کرنا تمام قوموں پر فرض ہے

مُحَمَّدٌ زِيْنَةُ الدُّنْيَا وَبَهْجَتُهَا

محمد دنیا کا حسن اور رونق ہیں

مُحَمَّدٌ كَاشِفُ الْغُمَّاتِ وَالظُّلَمِ

محمد اندھیروں اور مشکلات کو رفع کرنیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ سَيِّدٌ طَابَتْ مَنَاقِبُهُ

محمد کے پند اور نصایح ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں۔

مُحَمَّدٌ صَاغَهُ الرَّحْمٰنُ بِالنِّعَمِ

محمد کو اللہ پاک ⑫ نے ایک بہترین نعمت بنایا ہے

مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ الْبَارِيْ وَخِيْرَتُهُ

محمد اللہ کے چنے ہوئے اور برگزیدہ ہیں

مُحَمَّدٌ طَاهِرٌ وَسَاتِرُ التُّهَمِ

محمد پردہ ڈالنے ⑬ والے ہیں خطاؤں پر

مُحَمَّدٌ ضَاحِكٌ لِّلضَّيْفِ مُكْرِمَةً

محمد مہمانوں کو خوش آمدید کہنے والے ہیں

مُحَمَّدٌ جَارُهُ وَاللّٰهِ لَمْ يُضَمِ

محمد کی قربت والا بخدا۔ ستایا نہیں جائے گا

مُحَمَّدٌ طَابَتِ الدُّنْيَا بِبَعْثَتِهِ

محمد دنیا کے لئے رحمت بن کر بھیجے گئے ہیں

مُحَمَّدٌ جَاءَ بِالْاٰيَاتِ وَالْحِكَمِ

محمد معجزوں اور ⑮ حکمتوں کے لانیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ يَوْمَ بَعْثِ النَّاسِ شَافِعُنَا

محمد روز قیامت انسانوں کی شفاعت کرنیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ نُوْرُهُ الْهَادِيْ مِنَ الظُّلَمِ

محمد اپنے نور سے ⑯ اندھیروں میں رہبری کرنیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ قَائِمٌ لِلّٰهِ ذُوْ هِمَمٍ

محمد اللہ کی طرف سے باہمت اور مستعد ہیں

مُحَمَّدٌ خَاتِمٌ لِّلرُّسُلِ كُلِّهِمِ

محمد خاتم النبیین ہیں

۷۸۶

اِس قصیدہ کے خصوصیات و برکات

بزرگانِ دین اور عاشقانِ رسول اکرمؐ جو اس قصیدہ سے مانوس تھے اس کے ہر ہر شعر کے اثرات اور برکات سے واقف تھے فرمایا ہے کہ جس مکان میں یہ قصیدہ موجود ہوگا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور اس کا پڑھنا قضائے حاجات اور حلِ مشکلات کے لئے بیحد نافع و مجرب ہے بشرطِ حُسنِ عقیدت اس کو پڑھ کر جو دعا کی جائے وہ انشاءاللہ مقبول ہوگی۔

حضرت شیخ ابراہیم باجوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصیدہ کی شرح میں بعض ابیات کے جو فوائد و تاثیرات کو بیان فرمایا ہے ان کا اُردو ترجمہ مختصراً درج ذیل ہے انشاءاللہ ان اعمال کی برکت سے ہر شخص اپنی مراد کو پہنچے گا۔

آٹھواں شعر جو نَعَمْ سَریٰ سے شروع ہوتا ہے بعد نماز عشا سونے سے قبل پڑھتے رہیں یہاں تک کہ نیند کا غلبہ ہو جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

۳۴ اور ۳۶۔ اشعار جو مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ اور هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ سے شروع ہوتے ہیں ہر نماز کے بعد جو چند مرتبہ ورد کریگا وہ جملہ مصائب سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر مصیبتوں میں مبتلا ہو چکا ہے تو پچھلی شب بعد نمازِ تہجد ان کا ورد کریں اور بہ توسل سرکارِ دُو عالمؐ دعا مانگیں تو انشاءاللہ مصائب رفع ہو جائیں گے۔

۸۵ اور ۸۶۔ اشعار جو تَبَارَکَ اللّٰہُ اور کَمْ اَبْرَأَتْ سے شروع ہوتے ہیں مرضِ مرگی۔ فالج اور دیگر مہلک امراض کے لئے نہایت مجرب ہیں چنانچہ باطہارت چند دفع اس کو پڑھ کر مریض پر دَم کرنے اور اس کو لکھ کر تعویذ گلے میں ڈالے تو انشاءاللہ تعالےٰ اس سے مرض جاتا رہے گا۔

۱۵۴ اور ۱۵۵۔ اشعار جو وَلَنْ یَّضِیْقَ اور فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ سے شروع ہوتے ہیں پڑھ کر جس مقصد کے لئے بہ توسل حضورِ مقبولؐ دعا کرے تو انشاءاللہ قبول ہوگی۔ یہ جاننا چاہئے کہ جیسے آنحضرت سرکارِ دو عالمؐ کے حیاتِ اقدس میں مدد مانگنا ثابت ہے اسی طرح آپؐ کے وصالِ مبارک کے بعد بھی آپ سے مدد طلب کرنا بالکل جائز ہے۔

اس کے علاوہ دیگر ابیات کے فوائد و برکات بھی ہیں۔ غرض کہ بحُسنِ عقیدت باطہارت و بہ پاسِ آداب اس مقدس قصیدہ کا پڑھنا بے حد مفید و مقبول ہے کیونکہ مدحِ رسول اللہ صلعم میں شعرائے متقدمین کے تمام قصاید سے کہیں زیادہ یہ قصیدہ بے حد مقبول اور شہرۂ آفاق ہے۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ اس قصیدہ کا آغاز ایسے شعر سے ہوا ہے جس کے ابتدائی حروف ا۔م۔ن۔ت (امنت) ہو جاتا ہے جو ایک فال مبارک ہے کہ اس قصیدہ کا مصنف اور قاریان انشاءاللہ ہر بلا و آفت سے محفوظ رہیں گے۔ فقط

آخر دعوانا

محمد فیاض الدین نظامی

(کاتب قصیدہ ہٰذا فقیر سید تقی الدین قدیری خوشنویس حیدرآبادی)

مطبع سیکسن پریس۔ بمبئی ۱

ایکسپریس بلاک بم